ذمی گستاخ رسول ﷺ کی سزا

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

ذمی وہ کافر ہے، جو مسلمانوں کی سلطنت میں جزیہ دے کر رہتا ہے، بدلے میں اسے مسلمان امان دیتے ہیں، اس کے مال وجان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر ذمی بھی نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے، تو اس کا ذمہ ٹوٹ جائے گا، وہ حربی قرار پائے گا، اس کی سزا بھی قتل ہے۔ اس پر قرآن وحدیث اور اجماع امت دلیل ہیں۔ علمائے احناف کے نزدیک ذمی گستاخ رسول کی سزا قتل نہیں۔

❁ علمائے احناف کا فتویٰ ہے:

مَنِ امْتَنَعَ مِنْ أَدَاءِ الْجِزْيَةِ أَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا أَوْ سَبَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ زَنٰى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْقُضْ عَهْدُهٗ.

''جو ذمی جزیہ دینے سے انکار کر دے، یا کسی مسلمان کو قتل کر دے یا نبی کریم ﷺ کو گالی دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے، تو اس کا ذمہ نہیں ٹوٹے گا۔''

(القدوري، ص 241، الهداية :598/1، فتاویٰ عالمگیری:252/2)

❁ علامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمہ اللہ (۸۷۹ھ) نے کہا ہے:

نَعَمْ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ تَمِيلُ إِلٰى قَوْلِ الْمُخَالِفِ فِي مَسْأَلَةِ السَّبِّ لٰكِنَّ اتِّبَاعَنَا لِلْمَذْهَبِ وَاجِبٌ وَفِي الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ وَيُؤَدَّبُ

الذِّمِّيُّ وَيُعَاقَبُ عَلٰی سَبِّہٖ دِينَ الْإِسْلَامِ أَوِ النَّبِيَّ أَوِ الْقُرْآنَ .

''یہ بات درست ہے کہ ایک مؤمن کا دل ہمارے مخالف (ائمہ ثلاثہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کے مذہب کی طرف مائل ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے والے کی سزا قتل ہے، لیکن ہم پر اپنے مذہب کی پیروی واجب ہے۔ حاوی قدسی (از حنفی فقیہ احمد بن محمد بن نوح غزنوی، المتوفی تقریبا: ۶۰۰ ھ) میں لکھا ہے: ''ذمی اگر دین اسلام کو گالی دے، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا قرآن کو گالی دے، تو اسے تادیباً سزا دی جائے گی (قتل نہیں کیا جائے گا)۔''

(البحر الرّائق لابن نُجَيم : 125/5)

❀ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نقل کرتے ہیں:

''ذمی خواہ کیسے ہی بڑے جرم کا ارتکاب کرے، اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا حتی کہ جزیہ بند کر دینا، مسلمان کو قتل کرنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا، یا کسی مسلمان عورت کی آبروریزی کرنا بھی اس کے حق میں ناقض ذمہ نہیں ہے۔''

(الجہاد فی الاسلام، ص289)

❀ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ﴾ (التّوبة : ١٢)

''اگر یہ لوگ معاہدہ کرنے کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں، تو تم ان کفر کے سرغنوں سے قتال کرو، کیونکہ اب ان کی قسموں

کا کوئی اعتبار نہیں، شاید (اس طرح) یہ باز آ جائیں۔''

ثابت ہوا کہ ذمی اگر دین میں طعن کرے، تو اس کا عہد ٹوٹ جائے گا، وہ حربی بن جائے گا اور اس کی سزا قتل ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ، فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

''کعب بن اشرف (یہودی) کو کون قتل کرے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ فرمایا: جی ہاں۔''

(صحيح البخاري :3031، صحيح مسلم :1801)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاتحانہ انداز میں مکہ میں داخل ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! عبد اللہ بن اخطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

اُقْتُلُوهُ . ''اسے قتل کر دیں۔''

(صحيح البخاري : 1846، صحيح مسلم : 1357)

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کفار کو امان دے دی، سوائے چار مرد اور دو عورتوں کے اور فرمایا:

اقْتُلُوهُمْ، وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ،

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ .

''انہیں قتل کردیں،خواہ یہ غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹے ہوں؛عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل،مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔''

(سنن النّسائي : 4067، المستدرك للحاكم : 2329، وسندهٗ حسنٌ)

❀ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَوْ عَرَّضَ أَوِ اسْتَخَفَّ بِقَدْرِهٖ أَوْ وَصَفَهٗ بِغَيْرِ الْوَجْهِ الَّذِي كَفَرَ بِهٖ فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ .

''اکثر اہل علم کا موقف ہے کہ جو ذمی نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہے یا عیب جوئی کرے یا آپ کی شان گھٹائے یا آپ ﷺ کا ایسا وصف بیان کرے کہ جس وصف کو بیان کرنے سے وہ کافر ہو جاتا ہے،تو اسے قتل کردیا جائے گا۔''

(تفسير القُرطبي : 83/8)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ كَانَ ذِمِّيًّا فَإِنَّهٗ يُقْتَلُ أَيْضًا فِي مَذْهَبِ مَالِكٍ وَأَهْلِ الْمَدِينَةِ ...... وَهُوَ مَذْهَبُ أَحْمَدَ وَفُقَهَاءِ الْحَدِيثِ .

''گستاخ رسول اگر ذمی ہو،تو اسے بھی امام مالک رحمہ اللہ اور اہل مدینہ کے مذہب کے مطابق قتل کیا جائے گا......امام احمد بن حنبل اور محدثین فقہا رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 4)

❁ نیز فرماتے ہیں:

مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ فَإِنَّهٗ يَجِبُ قَتْلُهٗ، هٰذَا مَذْهَبٌ عَلَيْهِ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''جو مسلمان یا کافر نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہے، اس کا قتل واجب ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی موقف ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 3)

بعض منافقین یا کفار نے نبی کریم ﷺ کے بارے ہرزہ سرائی کی، مگر نبی کریم ﷺ نے انہیں معاف کر دیا، بعض لوگ اسے دلیل بناتے ہوئے گستاخ رسول کی سزا قتل ہونے کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ بات درست نہیں۔ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے، یہ نبی کریم ﷺ کا حق ہے، آپ ﷺ اپنا یہ حق وصول کریں یا معاف کر دیں، آپ کو تو یہ اختیار حاصل ہے، اب آپ ﷺ کے بعد گستاخ کی سزا معاف کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں۔

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ أَنَّ الْحَقَّ لَهٗ، فَلَهٗ أَنْ يَسْتَوْفِيَهٗ، وَلَهٗ أَنْ يَتْرُكَهٗ، وَلَيْسَ لِأُمَّتِهِ تَرْكُ اسْتِيفَاءِ حَقِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم ﷺ کو حق حاصل تھا کہ (اپنے گستاخ) کو سزا دیں یا اسے معاف کر دیں، مگر آپ ﷺ کی امت کو کوئی حق نہیں کہ آپ ﷺ کے گستاخ کی سزا معاف کر دیں۔'' (زاد المَعاد : 56/5)

تنبیہ:

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَاقْتُلُوهُ

''جو کسی نبی کو سب وشتم کرے، اسے قتل کردو۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني : 4602، فوائد تمّام : 740)

یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ ابو صلت عبد السلام بن صالح ہروی سخت ضعیف اور متروک ہے۔ اس کی متابعت عبید اللہ بن محمد عمری نے کی ہے، وہ بھی ضعیف ہے، اس کی توثیق ثابت نہیں۔

نوٹ:

گستاخ رسول کی سزا نافذ کرنے کا اختیار صرف اور صرف مسلمان حکمران کو ہے۔ اگر کوئی قانون ہاتھ میں لے کر کسی گستاخ کو قتل کر دے، تو اس کی سزا بھی قتل ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁